

آپ نے جو اس پر غور فرمایا مصنف

ابن صفی

کے مقبول عام خبر

مہ تقریر جو کہی مرزبان سکتی

ابن صفی کے پاس سے دینا کا ایک کتابی نام



ابن صفی

بتا، لیکن پھر میں نے پوچھنے سے باز نہیں آتا تھا۔  
 کار بھیجی ہی بہتیم ہوا پھر ہی اس نے کہا: میرے ذہن میں  
 ایک سکیم ہے۔  
 کیسی سکیم؟ فریدی نے پوچھا۔  
 "تو مجھے نہیں بتا کر دیکھے؟"  
 "کیوں؟"  
 "تمہارے لیے مجھے دشمنوں کا؟"  
 "جو موت؟"  
 "اور یہ جو جنتا ہوا دشمنوں کا، دو کو مدد کو، میری عقل اگلی سیٹ  
 پر ملے گی ہے۔"  
 فریدی شکر اکر رہ گیا۔ حمید پھر بڑا ناروا: "خدا نے مجھے نامناسب

مکمل توجہ حمید نے نہ دی تھی، بارگاہ پر چھنے کی کوشش  
 کی تھیں فریدی کی ترغیبات کی تاب نہ نہ کرنا تو شاید  
 کیا، بات کے ساتھ ساتھ ہی چلے گئے اور کئی فریدی کی سیاہ آتش شہر  
 کی طرف سے پکڑا کٹ رہی تھی، فریدی اور حمید دونوں سیاہ لباس میں  
 لباس تھے اور فریدی کے زانوں پر چھنے کا ایک تھیلو رکھا ہوا تھا  
 جس میں نقشبندی اور کھنڈی شمشیر کے آلات کے علاوہ ایک عجیب وضع  
 کی چھوٹی سی مشین بھی تھی۔  
 حمید فریدی کے پروگرام سے قطعاً واقف نہ تھا، اسے بس ساتھ  
 چلنے کے لیے کہا گیا تھا۔ یہ کوئی نئی بات نہیں تھی، فریدی کبھی اسے اپنی  
 اسکیول کے بارے میں کچھ نہیں بتاتا کرتا تھا اور حمید کو بھی اس مسئلے  
 میں کچھ حندسہ کی کوئی تھی، وہ جانتا تھا کہ فریدی کی قبل از وقت کبھی کچھ نہیں



تخصیلاً انہیں بنایا جاسکتا ہے اس کا شکوہ کر دیں گا۔ اس کے لیے میں رات کو  
 عزت ہے نہ آرام کاٹوں گے پڑھاری مجھ سے زیادہ مڑے کر رہے  
 ہوں گے۔  
 'تم کیا مانتے ہو؟'

[illegible]

”قبر۔“  
”تیں وہاں بھی جانے کے لیے تیار ہوں بشرطیکہ کوئی خوبصورت  
سڑکی بھی میرے ساتھ دفن ہونے کا وعدہ کرے۔“

”ماتھے اوقات پر تو فریدی مژبہ نگر ہوا۔  
”میرے باپ، والدہ کی یہی اوقات تھی جس کا نتیجہ میں  
بگت، ہا ہوں؟“  
”اچھا کچھ اس بندہ کو؟“  
”بندہ ہوئی، لیکن آپ کو یہ تو بتانا ہی ہے کہ اس کا ہم کہاں حوا

نہ جی نے کار کی منتہا کہ کر دی تھی۔ وہ ایک ایسے علاقے

[illegible]

کار آگے بڑھ گئی۔ حمید اندھیرے میں ہنگامہ مارتا رہ گیا۔ جھٹکا ہٹ

شاید آخری منزل پر بھی لیکن خاموشی کے علاوہ اور پارہ ہی کیا تھا وہ جہاں ستاد میں کھڑا رہا۔  
آسمان بدلوں سے ڈھکا ہوا تھا اور کسی دھت بھی بارش نہ  
سکتی تھی۔

شاہد اس منٹ بعد فری واپس آیا، کہا کہ میں جھوٹا تھا۔  
 میں چونکہ اس خطبہ اس کے ہاتھ میں مضامہ ہو کر پڑنے سے اس کا  
 اضافہ کر کے ایک عادت کی طرف بڑھا، چنانچہ اس کے قریب پہنچ کر  
 اس نے میرے کہا، جی چنانچہ اس کا قاف توڑنے جا رہا ہوں۔  
 و بسم اللہ کیجئے اس طرح جو سکہ ہے، کیجئے تو قریب سے کھانے  
 میں اصرار کروں گا۔

”مستفیدہ سماج کو دینے، تحریک بخار دینا ہو گا۔“  
فریدی نے سنبھلے سے ایک اذان پڑھا اور اسے قفل کے کڑے سے  
میں پھنسا کر زور کر کے نگہ دوسرے ہی کڑے کو ایک دلی سی اذان  
کے ساتھ اگلے کر دیا۔

چنانکہ کھول کر دیکھو اندر داخل ہوئے۔ چاروں طرف قبرستان کی سی دیرانی تھی۔ بائیں باغ چھوٹا ہی تھا۔ انھیں اصل عمارت تک پہنچنے میں دیر نہ لگی۔

ہمادہ بھی تانیک تھا اور بخار عمارت کے کسی بھی حصے میں زندگی کے آثار نہیں پائے جاتے تھے فرجی نے حسیب سے اتفاق کیا کہ سرد دروازہ بھی کھل گیا تھا اور قفل ایسا نہیں معلوم ہوتا تھا جسے آسانی سے فورا ہا سکتا۔ فرجی! دھوا دھو بجھنے لگا پردہ ایک کھڑکی کی طرف بڑھا۔

کڑاں کا شیشہ توڑنے میں کیا شکاری جو کتنی تھکے دوسرے  
 ہی لمحے میں اس نے شیشے سے زخمی ہوئی، بلکہ میں باتہ خال کو اندر سے  
 چھوٹے گروہی، کڑاں کھل گئی۔

[illegible]

حمید نے محسوس کیا کہ فریڈ، آگے بڑھنے کی کوشش نہیں کر

ہا ہے۔ اس کے برسرِ پیر کو گچھ اس خیمے کے تھارے جیسے اسے اس کمرے کو اس ماحولی دیکھ کر سخت ہنس پڑی ہوگی۔

مگر وہ نہ جانتا کہ یہ کونسا فریڈی ہے۔ وہ اس کے کمرے کی حالت دیکھ رہے ہیں۔ دیکھ رہا ہے۔ وہ اس کے کمرے کی حالت دیکھ رہے ہیں۔ دیکھ رہا ہے۔ وہ اس کے کمرے کی حالت دیکھ رہے ہیں۔

یاد رہی کہ یہ چور ہے۔ چور کو تڑپاؤں میں فریڈی نے لگا لگا۔ چور کو تڑپاؤں میں فریڈی نے لگا لگا۔ چور کو تڑپاؤں میں فریڈی نے لگا لگا۔

وہ سن کر کالی ہو گیا۔ اس کے ہاتھوں سے چور کو ایک آدھ نصف صاف اور نہ پتے میں بھی دھری ہوئی کسی کی نظر آتی تھی۔ اس کے کچھ جیسے تھے۔

چور کی اپنے ہاتھوں کو ہر سہارے پر جھپٹ رہا تھا۔ شاید ایک آدھ نصف صاف میں پانی رہا۔ چور کی اپنے ہاتھوں کو ہر سہارے پر جھپٹ رہا تھا۔

اب دیکھو فریڈی نے فریڈی کی طرف اشارہ کیا۔ شب فریڈی پر پہلے اشارہ دے کر اس کے نشانے لگا رہے تھے۔

میں نے فریڈی سے کہا۔ فریڈی نے کہا۔ فریڈی نے کہا۔ فریڈی نے کہا۔ فریڈی نے کہا۔ فریڈی نے کہا۔

نظر نہ تھی۔ فریڈی کی ایک لونی ہو گئی۔ وہ اس کے کمرے کی حالت دیکھ رہے ہیں۔ دیکھ رہا ہے۔ وہ اس کے کمرے کی حالت دیکھ رہے ہیں۔

فریڈی نے کہا۔ فریڈی نے کہا۔ فریڈی نے کہا۔ فریڈی نے کہا۔ فریڈی نے کہا۔ فریڈی نے کہا۔

اس کے کمرے کی حالت دیکھ رہے ہیں۔ دیکھ رہا ہے۔ وہ اس کے کمرے کی حالت دیکھ رہے ہیں۔ دیکھ رہا ہے۔ وہ اس کے کمرے کی حالت دیکھ رہے ہیں۔

اس کے کمرے کی حالت دیکھ رہے ہیں۔ دیکھ رہا ہے۔ وہ اس کے کمرے کی حالت دیکھ رہے ہیں۔ دیکھ رہا ہے۔ وہ اس کے کمرے کی حالت دیکھ رہے ہیں۔

اس کے کمرے کی حالت دیکھ رہے ہیں۔ دیکھ رہا ہے۔ وہ اس کے کمرے کی حالت دیکھ رہے ہیں۔ دیکھ رہا ہے۔ وہ اس کے کمرے کی حالت دیکھ رہے ہیں۔

اس کے کمرے کی حالت دیکھ رہے ہیں۔ دیکھ رہا ہے۔ وہ اس کے کمرے کی حالت دیکھ رہے ہیں۔ دیکھ رہا ہے۔ وہ اس کے کمرے کی حالت دیکھ رہے ہیں۔

یاد رہی کہ یہ چور ہے۔ چور کو تڑپاؤں میں فریڈی نے لگا لگا۔ چور کو تڑپاؤں میں فریڈی نے لگا لگا۔ چور کو تڑپاؤں میں فریڈی نے لگا لگا۔

وہ سن کر کالی ہو گیا۔ اس کے ہاتھوں سے چور کو ایک آدھ نصف صاف اور نہ پتے میں بھی دھری ہوئی کسی کی نظر آتی تھی۔ اس کے کچھ جیسے تھے۔

چور کی اپنے ہاتھوں کو ہر سہارے پر جھپٹ رہا تھا۔ شاید ایک آدھ نصف صاف میں پانی رہا۔ چور کی اپنے ہاتھوں کو ہر سہارے پر جھپٹ رہا تھا۔

اب دیکھو فریڈی نے فریڈی کی طرف اشارہ کیا۔ شب فریڈی پر پہلے اشارہ دے کر اس کے نشانے لگا رہے تھے۔

میں نے فریڈی سے کہا۔ فریڈی نے کہا۔ فریڈی نے کہا۔ فریڈی نے کہا۔ فریڈی نے کہا۔ فریڈی نے کہا۔

اس کے کمرے کی حالت دیکھ رہے ہیں۔ دیکھ رہا ہے۔ وہ اس کے کمرے کی حالت دیکھ رہے ہیں۔ دیکھ رہا ہے۔ وہ اس کے کمرے کی حالت دیکھ رہے ہیں۔

دروازہ کھلا تھا۔ جس میں دروازے کی طرف تڑپاؤں میں فریڈی نے لگا لگا۔ چور کو تڑپاؤں میں فریڈی نے لگا لگا۔ چور کو تڑپاؤں میں فریڈی نے لگا لگا۔

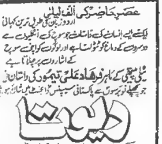
وہ سن کر کالی ہو گیا۔ اس کے ہاتھوں سے چور کو ایک آدھ نصف صاف اور نہ پتے میں بھی دھری ہوئی کسی کی نظر آتی تھی۔ اس کے کچھ جیسے تھے۔

چور کی اپنے ہاتھوں کو ہر سہارے پر جھپٹ رہا تھا۔ شاید ایک آدھ نصف صاف میں پانی رہا۔ چور کی اپنے ہاتھوں کو ہر سہارے پر جھپٹ رہا تھا۔

اب دیکھو فریڈی نے فریڈی کی طرف اشارہ کیا۔ شب فریڈی پر پہلے اشارہ دے کر اس کے نشانے لگا رہے تھے۔

میں نے فریڈی سے کہا۔ فریڈی نے کہا۔ فریڈی نے کہا۔ فریڈی نے کہا۔ فریڈی نے کہا۔ فریڈی نے کہا۔

اس کے کمرے کی حالت دیکھ رہے ہیں۔ دیکھ رہا ہے۔ وہ اس کے کمرے کی حالت دیکھ رہے ہیں۔ دیکھ رہا ہے۔ وہ اس کے کمرے کی حالت دیکھ رہے ہیں۔







میں اسے گھر پہنچا دوں گا۔ تم فکر مت کرو، تمہارے جیسے کہتے ہیں،  
 "میز پر کچھ کرنا یا جانوں"۔ دروازے پر سے کہا اور میز پر کھجک پڑا۔  
 فریدی نے بے پشیمانی دیکھ کر تھکس سے کانٹے کے لیے اٹھ  
 بڑھائے لیکن دوسرے ہی لمحے میں اس کے منہ سے ایک تمیز زدہ  
 سی آواز نکلی۔

اس کے ساتھ کون بھانپے  
ایک ایٹھ گھوڑے تین لوگ جو غائب پہلی باران کے ساتھ آتی تھی۔

ابن ارمہا موسیٰ بن یونس در ہونی و تصانیف یونانیہ اجماع

”سختیہ ہو جائی، دندنہ بہت بُری طرح پیس آؤں گا؟“

129۶









\_\_\_\_\_

\_\_\_\_\_









نہیں کہ ایک باغی بی بی کو لڑائی فریڈی نے کرنا کرنا دی۔  
 عید چھپر کر چٹیا۔  
 آپ جانتے ہیں وہ ہوا تہہ پانچ بیسیاں ہیں؟  
 یہی تو میں معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ کچھ بے شک تم کی  
 کرتے رہتے؟  
 تو اس طرح چنگا کر... میرا تو خیال ہے کہ آپ یہی فریڈی کو  
 بھی پریشان کر رہے۔ مرنے کی وجہ تو ان لوگوں کی حالت میں سے...  
 ثابت کر دو کہ تم کہتے ہو یہیں میں عقل میں دل چاہتا ہوں:  
 فریڈی ہنسنے گا لیکن پھر بیسیاں سے بڑا۔  
 مگر یہ سوچنا ہے؟

...جیسا... وہ میرے بے شک سے بچے گا لیکن اگر ہاں میں  
 طرح اپنے پرے چھوٹے گا۔  
 وہ اپنے بچے ڈرڈ کا تو پرہیز کرنا چاہتا ہے؟  
 عید میرے پیش فریڈی کو کھڑے لگے۔  
 کیا آپ نہیں جانتے کہ باؤ کی بیسیاں کام کرنا چاہتی ہیں؟  
 وہ آپ ہمیں کام کی ذمہ داری بتاتی ہیں سے گی؟  
 میں اتنی ذرا دقت کچھ نہیں جانتا... جیسے فریڈی کی نقل  
 آتے ہوئے۔  
 تم ہر کام کرنا دے رہے ہو فریڈی کو اسائنمنٹ کرنا۔  
 کیا تم مجھے اپنی بات والی حالت کا قصہ جاسکو گے؟  
 ذرا دلی محنت کا قصہ... یعنی بندہ اس پر گیا  
 سو اس کی...

آپ کیا مانتے ہیں؟  
 وقت بڑھ کر وہ فریڈی کی جھوٹا گیا۔  
 وہ جیسے میں سب اپنے طور پر رہا ہوں؟  
 میں شاید زندگی میں کسی خاص حالت سے ملنے کی ہو کہ  
 گا کہ کیا ہے، اگر میں وہاں نہ جاتا تو اس بات میں تمہارے  
 پرے آئے ہو گئے۔  
 اس کا وہاں وہاں دیکھو دیکھو میرے ہنسنے گا۔  
 اچھا تو تم ذاتی طور پر فریڈی کے لیے کام کرنا دے  
 ہی میں کر کے دیکھو کہ وہاں میں سو رہا تھا۔ اس کی نیند  
 بہت اچھی ہے۔ وہ اپنی طرح چٹا تھا۔ انہیں نے فریڈی کو  
 ذکر کی جتنی تو تم گئے تھے مجھے وہیں تھا کہ وہ فریڈی دیتا  
 ۱۱۱... نہیں، مجھے نہیں ہے کہ وہاں سے میں کوئی بھی

نہیں تھا؟

کیا وہاں روشنی تھی چٹری نے کہا۔  
 نہیں... نہیں... نہیں...  
 پھر تم کیسے کہتے ہو کہ وہاں کوئی نہیں تھا؟  
 اچھا پہلے یہی بتا دیجیے کہ آپ نے یہ فریڈی کو لایا تھا؟  
 فریڈی کی ایک حرکت کرتی رہتی تھی... فریڈی کو شکر ہوا۔  
 چند لمحے کے لیے ہی تو تھا تھا۔ جب وہ فریڈی کو دیکھ کر بے شک کر کے پھر گری  
 کہتا تو اس کی ایک خاص حالت تھی؟  
 متعدد وہاں ایک خودی میں سیدھی نہیں آسکتا۔ سیر کر چکی  
 سب سے بڑا ہوا۔

ایک لڑکی کا معاملہ تھا، فریڈی نے منع میں میں اس کا  
 لیے تھے وہاں اس حالت میں کہنے کا غلو مول لیا۔ اس کی  
 نے اس کی سیر کو ان کا کام کرنا کہتا تو دیکھ کر مارا۔  
 مگر یہ فریڈی کو آپ میرے پیچھے ہیں گئے تھے؟  
 فریڈی نے اس کا کوئی جواب نہ دیا۔  
 چند لمحے متوثر رہی...  
 پھر میری روایت میں سمجھ گیا۔ اس بار آپ مجھے اچھے دیکھیں  
 کرنا کام نکالنا چاہتے ہیں؟  
 وہ پہلے تو رازہ میں تھا سب کا سب کا قہاری اس حالت  
 ہی نے ایک بار اسے روکا دیا ہے؟  
 کیا مطلب؟  
 میں... میں...  
 ہے۔ ان لوگوں سے جس طرح دل چاہے ہیں آؤ  
 ہیں... تمہارا وہ میرے ہاں کرنا چند لمحے غامض  
 رہا پھر وہ آپ نے ان لوگوں کے لیے کیا کرنا چاہی؟  
 تھیک ہے میں سمجھ گئے۔  
 ان کے لیے کیا کرنا؟  
 ان سے کہہ کر کہ وہ معلوم ہی کیا جاسکتا ہے کہ وہ اپنا  
 کہاں ڈھکیں گئے تھے؟

وقت کی بڑی عید صاحب۔ وہ بھی وہیں گئے وہاں  
 ہوسن کر کہ سب سے زیادہ ان لوگوں پر اتنا ہی اظہار ہو... وہ  
 وہ انہیں منانے سے انہیں کی کوشش کرنا۔ اگر آپ کہیں سے  
 پھر مجھے ہی تو ہی جیسے کہ وہاں سے دیکھ سکتے  
 ہی میں نہیں پتے تھے، ان میں ایک دل چاہ بہت باتوں  
 کرنا محنت ہے۔  
 کر دیا گیا ہے خاص میں ایک ایک بڑی

سورہ دہشتہ  
 کیا وہ بھی لوگوں میں سے نہیں ہے وہاں وہ موجود تھے؟  
 نہیں میں اس سے نہیں تھا، فریڈی نے کہا پھر کھانا کھا  
 چند لمحے کے لیے چٹا ہوا۔  
 کو... اس نے پھر خود کو مخاطب کیا: آج ہوسن نے  
 میں نامی طور پر ہو گیا ہے، پھر شکایت کیجے وہاں کی بیسیاں  
 میں کیا آپ نہیں جانتے تھے؟  
 نہیں، تو میں نہیں کہوں کہ تھے ہاؤس  
 تو پھر یہ تو کہہ دینے دیجیے، وہ آپ کو کچھ بھی نہیں گئے۔  
 میں اسے بھول گیا ہوں گا؟  
 ایک بات میں میں نہیں ہاؤس۔ وہاں سے جیسے ہوسن ہار  
 رہا۔ وہاں تو کل کر دینے کے معاملے میں وہاں کی محنت پہنچی  
 سکتا ہے؟  
 "وہاں وہی پانی کھڑی ہلا؟"  
 سوچی فریڈی نے کہا: چند لمحے سوچنا۔ پھر کر کے  
 چلا گیا۔

ٹھیک سات دسے ہوئے ہوئے پانی لیکن اس کا  
 مستقبل بڑی سرگرمی کے ساتھ کیا گیا اس وقت وہ سات میں  
 تھا وہاں تھا۔ وہاں سب کے لیے ہونے لگے۔ ایسا معلوم  
 ہوا کہ جیسے کوئی ٹوٹا گوارا دے دیا تھا کیا ہو۔  
 مجھے تو سوس ہے کہ وہاں ہوسن نے میرے کہا: آج میں  
 اپنا وہاں پھر کر رہا ہوں گا؟  
 میں نہیں رہا میں اس کا ایک نام نہیں دے سکتا تھا۔  
 میں خود کہہ دو، اس بات کو کہیں: اس نے بہت بڑا  
 بہت کرنا کہ ہم کبھی میں سے چلے جائیں گے؟  
 میں کیا بات ہے؟  
 کوئی میں خود تھا پھر میں ان کہہ رہا ہے۔  
 میں خود اذیت کر دیا کرتا... پھر سکتا ہے، میں کوئی نہ  
 کر سکتا۔

میں نہیں آئے تھے ہوسن نے پچھا۔  
 ہاں وہاں کل بہت مشغول ہیں؟  
 میں اسے سنبھال رہا ہوں؟  
 وہاں مشغول ہیں ان سے بات کرنا چاہتا ہوں؟  
 تو مجھے تو وہاں میں انہوں نے اپنی جگہ بھیجا ہے۔ وہ  
 تو مجھے تو وہاں میں انہوں نے اپنی جگہ بھیجا ہے؟

میں اس کو تم کہہ کر ایک سب میں کہیں آئے تھے؟  
 مالا کرنا تو نہ دے تھے، میری شادی سانس لگ رہا تھی  
 میں تم کو ان کے کہلات سے بہت متوجہ ہوں؟  
 جی ہاں عارضی طور پر آپ میں تو کہہ رہے تھے۔  
 اچھا تو تم میں ہی اس کہلات کیسے نے روزی کو بہت ہی  
 پریشان کیا ہے؟  
 روزی کی کہلات؟  
 یہی لڑکی اس کا حق سے قتل ہے؟  
 ۱۱۱... اگر میں نے پریشان کیا؟  
 یہی معلوم نہیں ہو سکتا۔ ۱۱۱... بے ہوش کر کے نہیں  
 ہے، اٹھ گیا تھا اور وہاں ہے ہوسن کر کے نہیں آئی گیا۔  
 وہاں وہاں وہاں... تم نے میرے سوال کا جواب نہیں دیا؟  
 کیا سوال کا؟  
 یہی کرنا کہ ایک سب میں کہیں آئے تھے؟  
 بات ہے۔ ڈاکٹر ہم کہہ رہے ہیں۔ میں تمہارے مشق  
 ایک غلط علاج کا مل؟  
 میں اس سے...

مجھے دوسرے کوئے شرم آ رہی ہے؟  
 ۱۱۱... مجھے وہ بہت پریشان ہوا ہے... مجھے نہیں  
 مت ڈرو؟  
 کیا بتاؤں ڈاکٹر، یہاں سے ایک بڑے ہارنے کے معاملات  
 یہ شکایتیں کر رہا ہوں کہ ان سے، وہ وہاں کا پیر کر رہے ہوں؟  
 لیکن یہ شکایتیں کس کی؟ وہ پھر گیا۔  
 "ہوسن کو کچھ ہوسن نے مجھے کے حمل کے خلاف ہے؟"  
 مجھے تو معلوم نہیں تھا کہ کیا۔  
 جیسا کہ مجھ سے ہے، ان میں اس سلسلے میں کل بھی تعلقات  
 کی وضاحت کیا کہیں؟  
 اس کی وضاحت نہیں ہے، ڈاکٹر، میرے ذہن میں نہیں کیا۔  
 کل وہاں میں کہہ رہا تھا کہ اس کے لئے ہے۔ اب کہہ کر اس کوئی کے  
 مشق کر لیا کہ ہے؟  
 تو میں نے انہیں انہیں انہیں سے کیا تم لوگوں کی نگاہ میں  
 دوسروں کو ان کے حرام نہیں؟  
 یہی کہیں نہیں کہہ رہا تھا کہ ان میں میں میں نہیں گئے۔  
 تو فریڈی میں میں کہہ رہا تھا کہ وہاں ہے؟  
 بہت مشکل ہے، قاعدے سے تو مجھے ہی نہ بتا جانیے











[illegible]

ہوا تھا اور کر کے چاروں طرف، مہربان کی عینیں لگی ہوئی تھیں۔  
فریدی نے اُسے پوچھا کہ اُسے پڑھنا اور دوسرے ہی سے  
میں اس کے چہرے سے کس ماسک چلا رہا تھا۔ یہ وہی کلاسیک  
دھڑکی سا انگڑواہ جو ہر کلمے اور ہر جملے کے بعد اُن کے  
معد فریدی کو گھبراہٹ میں لاس کی قلعہ بند کر دیتی۔  
جعلیٰ ذہن کی قسم کھانے کا  
تو کیا یہاں تک کہ حضرت فروخت ہو کر رہی ہو تو کئی  
آئی جی سے پوچھا۔  
”جی ہاں، ان کا کچھ شکار سیرنگل بینک تھا اور دوسرا  
فیصل بینک۔“  
انگریزوں کی بری طرح کا ناپ دہا تھا۔ یہ کہ ایک بڑا  
فریدی نے چھاپ کر اسے دیکھا۔ یہ سیرنگل بینک ہو کر  
جیسے پھنس رہا ہے۔  
”کوئی ڈاکٹر نہیں۔۔۔“  
”جی ہاں،“ فریدی نے کہا۔ ”ان کا سرخندہ۔۔۔“  
اس کے ایک آدمی ریڈیو پر مسمیٰ چھپل ہی رات کو کھڑا کیا۔  
پہلے نے اسے سری لنکا کی حکومت پر اعتراض کرنے کے لئے کہا تھا۔  
بچپن کی شام کی دوپہر میں فیصل بینک میں بیٹھا ہی تھیں۔ اس  
کے بعد سے دلائیر پر مسمیٰ چھپل ہی رات کو کھڑا کیا۔  
کرنے سے قبل ہی سے چھپ کر ہرگز کی تھی۔  
فریدی نے اس مسئلے کے دوسرے واقعات خبر آنے  
شروع کیے۔ ”دولت سے ٹھکڑو۔۔۔ چار بچے، دو مریلوں کا دیکھتے ہی  
دیکھتے غائب ہو جاتا۔ اور سب سے بڑا طیغ۔۔۔“ دولت نے  
”جس کو اس واقعہ کی دوسری کاپی اس کی وقت دہاں فریدی  
”تجربہ کی ہو تو جود۔۔۔“  
”نہاں ہے، ڈی۔ آئی۔ جی ہو کر پڑا۔۔۔“  
”کی خاص بات نہیں۔ فریدی نے کہا۔ ”اور یہ حضرات  
اس سے پہلے ہی گرفت آشکارہ کیا۔ ایک کھوٹا خوش رہا۔  
پہلا۔ یہاں تک کہ کوئلے سے ”اور جی۔ آئی۔ جی“ کے لئے رہا۔  
ہو جاتے۔۔۔ یہ حضرت جود کے پیر ہونے کا بھی دعوہ کرتے  
رہتے ہیں۔“  
فریدی نے ہنسنے لگا۔  
فریدی نے اسے چھوڑ کر کہا کیا کہتے ہو؟ کیا تمہیں اس  
جزم سے انکار ہے؟

[illegible][illegible]



لیکن دہلوی میں اسے وہ منظور کھائی دیا جس نے اس کی  
گروں کا خون منہ کر دیا، فریدی میں فرس پر بے جس حرکت چڑھا اور  
ڈاکٹر ہنس غالباً اسی لیے اس پر تھک رہا تھا کہ اس کی گردن  
پر پتھر پھیر دے۔

خبردار... حمید دونوں ہاتھ پائے بٹھو چکا۔ جو حواسی میں وہ  
یہ بھی بھول گیا تھا کہ اس کے کوٹ کی اندرونی جیب میں پستول  
موجود ہے۔

ڈاکٹر ہنس پھر سے کا دستہ معنی میں مکتوں سے ٹوٹے دو اندوار  
حمید کی طرف جھپٹا، ابھر کر حمید دونوں ہاتھوں سے اس کا دھبنا  
ہاتھ نہ پڑھتا تو چاقو کا پھل اس کے سینے میں اتر گیا تھا۔

ہنس اس سے زیادہ طاقت کو رہا لیکن شاید اس وقت  
حمید کی سابق طاقت اس کے ہاتھوں میں کھینچ آئی تھی۔ ہنس  
اپنا دھبنا ہاتھ کن طرف نہ پھرتا اسکا ہر اس نے حمید کو ہلہ ہی نیچے  
گردا... اس کا ہاتھ اب بھی حمید کی گرفت میں تھا۔

مگر اب تک حمید کی طاقت جواب دہی ہمار ہی تھی اور ساتھ  
ہی اس کے ہاتھوں پر ڈاکٹر ہنس کا دباؤ پڑتا تھا۔ ہاتھ چاکو کی  
ڈک اس سے آہستہ آہستہ حمید کی گردن کی طرف کھسک رہی تھی۔

اب تک فریدی نے گراہ کر ڈکٹ لی اور پھر نکلا کر اٹھ بیٹھا۔  
اس نے ڈاکٹر ہنس اور حمید کو دیکھا لیکن اس کی سمجھ میں نہیں آیا کہ  
یہ کیا ہو رہا ہے۔ اسے اپنا سڑک پتھر سا معلوم ہوا۔ ہاتھ جس کے  
ہاتھ سے گردن ڈکھنے لگی۔

لیکن اس کیفیت کے ذائل ہونے میں دیر نہیں لگی۔ پتہ  
نہیں آدہ کسی گیس معنی جو سر پہ لاشہ تو مٹی لیکن اس کا اثر ذائل ہونے  
میں بھی زیادہ دیر نہیں لگتی تھی۔

فریدی کا ذہن سوچنے سمجھنے کے قابل ہو گیا تھا۔  
بے حاشا ان کی طرف دوڑا۔

اس وقت چاقو کی ڈک حمید کے سینے سے سرٹ ایک انچ  
کے فاصلے پر تھی۔

فریدی نے دونوں ہاتھوں سے ڈاکٹر کی گردن دبوچ کر اسے  
ایک جھپٹے کے ساتھ کھڑک دیا۔ چاقو اب بھی ہنس کے ہاتھ میں تھا۔  
اس نے ہڑی تیزی سے ہاتھ پائی لیکن اتنی دیر میں فریدی اسے کمرے  
پر کھینچ چکا تھا۔

ہنس نے اپنے آپ کو شش کی اندر ہنس ہا فریدی کی مٹھر  
اس کی مٹھری پر پڑی۔ ہاتھوں کے ہاتھ سے نکل چکا تھا۔  
ذہن کی تیز گریبان پڑ کر اسے فرش سے اٹھایا اور پھر ایک

گھونسہ اس کی ناک پر چڑھایا۔ ہنس اچھل کر مٹی گت دھڑکا چلا۔ وہ  
چاقو کے خرب ہی گیا تھا۔ اس نے اپنے ہی لینے پس کر چاقو کا دھڑ  
پکڑ لیا۔ قبل اس کے کہ فریدی اس کی ناک پر پھینکا تو تن کر کھڑا ہو گیا  
اس کے چہرے پر خون ہی خون تھا۔

اس بار اس نے بڑی بے مگر ہی سے حمد کیا لیکن یہ حمد بھی  
نا کام رہا۔ فریدی اسے گھینک کر حرکت دیا۔ اسے اٹھو چال رہا تھا۔  
اور حمید ہاتھوں کی طرح قبضے لگا رہا تھا۔ نہ جانے کیوں اس

وقت اس پر اذیت پسندی کا بھوت سوار ہو گیا تھا۔ وہ ان دونوں  
لوگوں کو کمرے سے نکال لایا۔ دونوں نے ہنس کو اس حال میں  
دیکھ کر پھل کتوں کی طرح جینا شروع کر دیا۔ فریدی گھونسوں...  
تھپڑوں اور مٹھروں سے ہنس کی مرمت کر رہا تھا۔

حمید نے دونوں لوگوں کے سر ڈانے شروع کر دیے۔ ایسا  
معلوم ہو رہا تھا جیسے وہ کچھ بچا ہو گیا ہو۔ چونکہ اس میں خدا کے  
مگر سے لڑنا تھا اس لیے اسے ان کی شکلوں میں ڈھہ رہا۔ یہ بھی بڑے  
نہیں نظر آ رہی تھی اور ان کے پیٹھ پر اور گردن والے کا انداز اسے نہ یاد  
سے زیادہ ظلم پر اٹھ رہا تھا۔

یہ کیا کر رہے ہو گدھے۔ ڈمے فریدی کی گرج سنائی دی۔

حمید نے دونوں کی گردنیں چھڑ دیں اور اپنا چھوٹا ہاتھ اپنا  
حساب بے باقی کر رہا تھا۔

اس نے ڈاکٹر ہنس کو دیکھا جو فرش پر بے ہوش پڑا تھا۔  
حمید دوبارہ لوگوں کی طرف بڑھا تھا کہ فریدی دیا ان

میں آگیا۔

تمہاری جمائیاتی جس کہاں گئی؟ ہنس نے منہ پر پتھر بٹھا  
جھپٹا۔

جلدیں کھڑے فریدی نے اسے ایک طرف پٹھایا۔

وہ عجیب نظروں سے بے ہوش جرم کی طرف دیکھ رہا تھا۔

